مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، عرض ہے کہ میری شادی ۴۸ سال پہلے ہوئی تھی، میرے خاوند کا ایکسیڈنٹ چار سال پہلے ہوا تھا، ایک سال کافی بیمار رہے، اسی شدید بیماری کی حالت میں فوت ہونے سے دو ماہ قبل انہوں نے مجھے طلاق دے دی، جب کہ وہ بستر سے اٹھ نہیں سکتے تھے اور اپنی ضرورت کو خود پورا بھی نہیں کر سکتے تھے، میں ہی ان کی کھانے پینے اور پیشاب کی ضرورت پوری کرتی تھی۔ کیا اب میں شرعی طور پر ان کی پنشن کی حقدار ہوں؟

تنقیح: سائلہ کی عدت کے دوران ہی شوہر فوت ہوا۔ میں تینوں طلاق دیتی، چار پانچ دفعہ کہا تھا۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

اولاً مرض الموت کو سمجھنا ضروری ہے کہ مرض الموت کیا ہے۔ مرض الموت کیلئے دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے: (۱) مریض ایسی حالت میں مبتلا ہو کہ وہ بستر سے نہ اٹھ سکے اور اگر اٹھے بھی تو اس میں دوسرے کا محتاج ہو۔ (۲) وہ اپنی ضروریات کو خود پورا نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے کا محتاج ہو۔

لٰہذا جس مرض میں یہ دونوں شرطیں پائی جائیں گی تو وہ مرض مرض الموت شمار ہو گا پس اگر کوئی مریض ایسی کیفیت میں ہو کہ اس کیفیت سے شفایاب ہوئے بغیر مر جائے، چاہے وہ کتنے ہی عرصہ اس میں مبتلا ہو تو اس کیفیت کو مرض الموت شمار کیا جائے گا اور اگر وہ اس کیفیت اور مرض سے شفا حاصل کر لیتا ہے تو اس کو مرض الموت شمار نہیں کیا جائے گا، پھر اگر بعد میں وہ مریض دوبارہ اس کیفیت میں مبتلا ہو جائے (یعنی بستر سے نہ اٹھ سکتا ہو اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں دوسرے کا محتاج ہو) پھر اسی مرض میں اس کا انتقال ہو جائے تو اب اس وقت سے جب سے اس کی یہ کیفیت ہوئی ہے، مرض الموت شمار کیا جائے گا اور اسی حالت میں وفات ہونے کی صورت میں مرض الموت کے احکام جاری ہونگے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس کو مرض الموت شمار نہیں کیا جائے گا۔

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں سائلہ کے بیان کے مطابق اگر واقعتا شوہر نے مرض وفات میں تین طلاق دی تھی اور وہ سائلہ کی عدت کے دوران ہی فوت ہو گئے، تو اس صورت میں سائلہ پینشن کی حقدار ہو نگی۔

نوٹ: اسی طرح سائلہ دونوں عدتوں میں سے لمبی عدت گزاریں گی۔

كمافي الهندية (١/٤٨٢) كتاب الطلاق :

إنما يثبت حكم الفرار إذا تعلق حقهما بماله وإنما يتعلق به بمرض يخاف منه الهلاك غالبا بأن يكون صاحب فراش وهو الذي لا يقوم بحوائجه في البيت كما يعتاده الأصحاء وإن كان يقدر على القيام بتكلف والذي يقضي حوائجه في البيت وهو يشتكي لا يكون فارا لأن الإنسان قلما يخلو عنه والصحيح أن من عجز عن قضاء حوائجه خارج البيت فهو مريض وإن أمكنه القيام بها في البيت إذ ليس كل مريض يعجز عن القيام بها في البيت كالقيام للبول والغائط كذا في التبيين۔والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۹/صفر/۱۴۴۴ھ

07/ستمبر/2022ء

الجواب صحیح

7-9-2022

الجواب صحیح